۴۔ جونپور کا قاضی

اِدارہ

9QZKAU

پہلی بات: اگر کوئی آپ کو دھوکا دے تو آپ انصاف کے لیے عدالت میں جاتے ہیں جہاں جج صاحب مقدمے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پہلے زمانے میں جہاں اسلامی حکومت ہوتی ایسے مقدموں کا فیصلہ کرنے والے کو قاضی کہتے تھے۔

ذیل کی کہانی میں ایک دھوبی کی بے وقوفی کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے جو سمجھتا ہے کہ اس کا گدھا جونپور کا قاضی بن گیا ہے۔

ایک گاؤں میں ایک دھوبی تھا۔ وہ روزانہ ایک مولوی صاحب کے مکان کے سامنے سے ہوکر گزرتا تھا۔ مولوی صاحب بچّوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن جب دھوبی اُدھر سے گزرا تو اس نے سنا کہ مولوی صاحب اپنے شاگردوں سے کہہ رہے ہیں، ''شریر بچّو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟ میں گدھے کو انسان بناتا ہوں۔ میں نے بہت سے گدھوں کو انسان بنایا ہے۔''

دھوبی کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ دن بھر کام کرنے کے بعد شام کو دھوبی گھر واپس لوٹا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا، ''سنتی ہو، اپنے گاؤں کے مولوی صاحب گدھوں کو انسان بنا دیتے ہیں۔ وہ بڑے باکمال شخص ہیں۔ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ کتنی اچھّی بات ہوگی اگر ہم اپنے گدھوں میں سے ایک گدھے موتی کو مولوی صاحب کے پاس لے جاکر انسان بنوالیں۔ ہمارا بڑھاپا ہے، گھر کی دیکھ بھال کرنے کو بھی کوئی نہیں ہے۔''

دؤسرے دن دھوبی مولوی صاحب کے پاس پہنچ گیا اور سلام کرنے کے بعد اس نے درخواست کی، ''مولوی صاحب! میرے کوئی لڑکا نہیں ہے۔ اگر آپ میرے ایک گدھے کو انسان بنا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔''

مولوی صاحب تو بس چونک ہی پڑے اور بولے، ''تم کیسی بے وقوفی کی باتیں کر رہے ہو۔ کیا گدھا کبھی انسان بن سکتا ہے؟''

دھوبی نے کہا، ''میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپ گدھے کو انسان بناتے ہیں۔''

مولوی صاحب تھے بہت عقلمند۔ سمجھ گئے کہ دھوبی بالکل بے وقوف ہے اور اس سے روپیا اینٹھنے کا اچھّا موقع ہے۔ بولے، ''اچھّا سنو! گدھے کو انسان بنانا کوئی بچّوں کا کھیل تو ہے نہیں۔ بہت محنت کرنا پڑے گی مگر تمھیں گدھے کے ساتھ دو سو رؤپے دینے پڑیں گے۔''

دھوبی دؤسرے دن مولوی صاحب کے پاس دو سو رؤپے اور ایک گدھا لے کر آیا۔ رؤپے مولوی صاحب کو دیے اور کہا، ''مولوی صاحب! گدھا صحن میں کھڑا ہے۔''

مولوی صاحب بولے، ''اطمینان رکھو! میں ضرؤر اس گدھے کو ایک اچھّا انسان بناؤں گا۔ تم میرے پاس چھے مہینے بعد آنا۔''

دھوبی کے جاتے ہی مولوی صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو بُلا کر کہا، ''اس گدھے کو لے جاؤ اور جنگل میں اتنی دُور ہانک آؤ کہ یہ پھر واپس نہ آ سکے۔''

رفتہ رفتہ چھے مہینے بھی گزر گئے۔ ایک دن دھوبی پھر مولوی صاحب کے پاس آیا۔ مولوی صاحب نے دیکھتے ہی کہا، ''میرے دوست! تم اتنے دنوں کہاں رہے۔ تمھارا گدھا تو بڑا ہوشیار انسان بن گیا ہے۔ اب وہ جونپور کا قاضی ہے۔ تم اس سے وہیں جا کر مل لو تو اچھا ہے۔''

دھوبی نے کہا، ''مگر میں اسے پہچانوں گا کیسے؟ میں نے تو اسے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں۔''

مولوی صاحب بولے، ''سارا جونپور قاضی کو جانتا ہے۔ اسے ڈھونڈنا کیا مشکل ہے۔ سُورج کو ڈھونڈنے کے لیے بھی کہیں چراغ کی ضرورت ہوتی ہے؟ لیکن تم وہ بورا ضرور لے جانا جس میں تمھارا گدھا موتی دانہ کھایا کرتا تھا۔ جب وہ بورے کو دیکھے گا تو تمھیں پہچان لے گا۔ سمجھ گئے نا؟''

دھوبی گھر آیا۔ اس نے سارا واقعہ اپنی بیوی کو سنایا اور سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب وہ جونپور پہنچا تو قاضی عدالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دھوبی نے دُور سے قاضی کو دیکھا اور دِل ہی دِل میں کہنے لگا، یہ مولوی بھی بلا کے قابل نکلے۔ میرے گدھے کو کتنا چالاک، پُھرتیلا اور خوب صُورت انسان بنا دیا ہے۔ وہ اس فکر میں تھا کہ موقع ملے تو بورا دِکھاؤں۔

جب کبھی قاضی لکھتے لکھتے سر اُٹھاتا اور سامنے دیکھتا، دھوبی اسے بورا دِکھا دیتا۔ دھوبی گھنٹوں یہی کرتا رہا۔ قاضی کو بڑا تعجّب ہوا کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے فوراً دھوبی کو بلوایا۔ دھوبی بہت خوش ہوا اور جی ہی جی میں کہنے لگا، ''آخر کار اس نے بلوا ہی لیا۔'' قاضی نے بورا دِکھانے کا سبب پوچھا۔ دھوبی کو سخت غصّہ آیا۔ وہ چیخ کر بولا، ''ناشکرے! تو اپنے مالک کو نہیں پہچانتا؟'' اتنا کہہ کر اس نے دانے کا بورا دِکھایا۔ ''تو اس بورے کو بھی نہیں پہچانتا جس میں سے تو روزانہ دانہ کھاتا تھا۔ تجھے مولوی صاحب نے گدھے سے انسان بنا دیا، تو پچھلی ساری باتیں بھُول گیا۔ میرے گدھے! اب گھر چل۔ بہت ہو گیا۔''

قاضی سارے معاملے کی تہہ کو پہنچ گیا مگر دھوبی کو سمجھانا بڑا مشکل کام تھا۔ قاضی کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں لوگ اسے دھوبی کا بیٹا نہ سمجھنے لگیں اس لیے اس نے دھوبی کو باہر نکلوا دیا۔

دھوبی کو بڑا دُکھ ہوا۔ وہ روتا چیختا اور چلّاتا رہا، ''یہ کتنا ناشکرا ہے۔ میں نے اسے گدھے سے انسان بنوایا اور یہ مجھے اپنے یہاں سے نکلوا رہا ہے۔ اب مجھے اس وقت تک چَین نہ آئے گا جب تک میں اسے انسان سے پھر گدھا نہ بنوا لُوں۔''

غصّے کے عالَم میں دھوبی مولوی صاحب کے پاس گیا اور اُنھیں سارا قصّہ کہہ سنایا اور بولا، ''میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس قاضی کو پھر سے گدھا بنا دیں۔ آپ جو مانگیں گے میں دُوں گا۔ میں اسے مزہ چکھانا چاہتا ہوں۔''

مولوی صاحب دل ہی دل میں ہنسے اور پھر انھوں نے دھوبی سے کہا، ''چار سو رُوپے دے جاؤ اور ایک ہفتے بعد آنا۔''

دھوبی نے چار سو رُوپے دے دیے۔ مولوی صاحب نے دو سو رُوپے میں ایک گدھا خریدا اور دو سو رُوپے اپنی جیب میں

رکھ لیے۔

ایک ہفتے بعد دھوبی مولوی صاحب کے پاس گیا۔ صحن میں ایک گدھا بندھا ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا، ''لو، قاضی کو میں نے پھر گدھا بنا دیا۔''

دھوبی خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ ''کم بخت، مفت کا مال کھا کھا کر موٹا ہو گیا ہے۔'' یہ کہہ کر دھوبی نے گدھے کو کھولا اور اس پر سوار ہو کر گھر کی طرف چل دیا۔ راستے بھر گدھے کی خوب مرمّت کی۔

معنی و اشارات Glossary

لفظ	معنی	English
باکمال	ناممکن کام کو کرنے والا	Skilful, expert
روپیا اینٹھنا	دھوکے سے روپیا حاصل کرنا	Take money by force or fraud
قابل	ہنرمند	Talented
معاملے کی تہہ تک پہنچ جانا	بات کو سمجھ لینا	Understand the point
ناشکرا	احسان فراموش	Unthankful
چین نہ آنا	آرام نہ ملنا	Uncomfort, uneasy
مزا چکھانا	بدلہ لینا	Teach someone a lesson
خوشی سے پھولا نہ سمانا	بہت خوش ہونا	Delight, pleased
مرمت کرنا	درست کرنا یہاں مراد پٹائی کرنا	To beat
دانست	سمجھ	Understanding, view

Exercise مشق

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ پہلے زمانے میں جج کو کیا کہا جاتا تھا؟

۲۔ مولوی صاحب کیا کرتے تھے؟

۳۔ دھوبی کے گدھے کا نام کیا تھا؟

۴۔ مولوی صاحب نے دھوبی سے کتنے روپے اینٹھے؟

۵۔ دھوبی مولوی صاحب کے پاس کتنے مہینوں کے بعد گیا؟

۶۔ گدھا کس میں دانہ کھایا کرتا تھا؟

۷۔ مولوی صاحب نے دوسری بار دھوبی سے کتنے روپے لیے؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ دھوبی اپنے گدھے کو انسان کیوں بنانا چاہتا تھا؟

۲۔ دھوبی چھے مہینے بعد مولوی صاحب کے پاس گیا تو اُنھوں نے کیا کہا؟

۳۔ مولوی صاحب نے قاضی کو پہچاننے کی کیا ترکیب بتائی؟

۴۔ دھوبی نے غصّے میں قاضی سے کیا کہا؟

۵۔ مولوی صاحب نے قاضی کو دوبارہ گدھا بنانے کے لیے کیا کِیا؟

○ قوسین سے صحیح لفظ چُن کر خانہ پُری کیجیے:

Choose appropriate words and fill in the blanks.

۱۔ مولوی صاحب..............کو پڑھایا کرتے تھے۔
(گدھوں / بچوں)

۲۔ مولوی صاحب تھے بہت ....۔
(عقلمند / چالاک)

۳۔ گدھے کو انسان بنانا کوئی بچّوں کا........... تو ہے نہیں۔ (کھیل / کام)

۴۔ اس گدھے کو لے جاؤ اور جنگل میں اتنی دور ....آؤ کہ یہ پھر واپس نہ آ سکے۔
(چھوڑ / ہانک)

۵۔ .... تو اپنے مالک کو نہیں پہچانتا؟
(ناشکرے / نادان)

وسعت میرے بیان کی
Expansion of ideas

○ ذیل کے جملوں کی اپنے الفاظ میں وضاحت کیجیے:

Explain the following sentences in your own words.

۱۔ شریر بچّو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ میں گدھے کو انسان بناتا ہوں۔

۲۔ سورج کو ڈھونڈنے کے لیے بھی کہیں چراغ کی ضرورت ہوتی ہے؟

○ ذیل کے جملوں میں کون سے الفاظ جمع کے ہیں؟ ان کے واحد لکھیے۔

Find plural nouns from the following sentences. Write singulars of those nouns.

۱۔ انھوں نے اپنے اشعار میں بھی اپنے استادوں سے محبت کا اظہار کیا ہے۔

۲۔ ان کے اگلے تعلیمی مراحل آسان ہوتے چلے گئے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity):

اپنی لائبریری سے 'پنچ تنتر کی کہانیاں' نامی کتاب حاصل کرکے پڑھیے اور اپنی پسند کی کسی ایک کہانی کو بیاض میں نقل کیجیے۔

آئیے زبان سیکھیں (Language Learning)

قواعد Grammar

اسمِ عام - اسمِ خاص
Common noun / Proper noun

ذیل کے جملوں کو پڑھیے۔

۱۔ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۔ پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا۔

۳۔ شاگرد اپنے استاد کا ادب کرتا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے بارے میں آپ جانتے ہیں۔ یہ سب الفاظ اونٹنی ، راستہ، پانی، مٹکا، شاگرد، استاد 'اسم' ہیں۔ یہ اسم ہماری بات چیت میں روزانہ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی خاص پہچان یا نام نہیں۔ وہ اسم جس کا کوئی خاص نام نہیں ہوتا اسے **اسم عام (Common noun)** کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں میں اسم عام پہچانیے:

۱۔ آپ کا بیٹا اقبال محلّے کے مکتب میں جاتا ہے۔

۲۔ وہ بلند پایہ عالم و فاضل تھے۔

اب ذیل کے جملوں کو پڑھیے:

۱۔ حضرت محمدؐ کی پیدائش مکّے میں ہوئی۔

۲۔ ابوایوب انصاریؓ کا انتقال قُسطنطنیہ میں ہوا۔

ان جملوں میں 'محمدؐ' اور 'ابوایوب انصاریؓ' دو شخصیتوں کے نام ہیں۔

مکّہ اور قُسطنطنیہ دو مقامات کے نام ہیں۔

شخصیت اور مقام اسم ہیں۔ جب ان کے کچھ خاص نام رکھ دیے جائیں تو انھیں **اسم خاص (Proper noun)** کہا جاتا ہے۔

ذیل میں دیے ہوئے اسم خاص الگ کرکے لکھیے۔

۱۔ آپ نے مکّے سے مدینہ ہجرت کی۔

۲۔ عُقبہؓ بن عامر مصر کے گورنر تھے۔